باقاعدہ تصدیق شدہ کثیرالاشاعت روزنامہ
ABC CERTIFIED
DAILY FRONTLINE KARACHI
روزنامہ فرنٹ لائن کراچی
چیف ایڈیٹر محمد عبدالسلام خان
ویب سائٹ www.frontline-news.pk
ای میل frontlinenewspk@gmail.com
جلد نمبر 15 | جمعرات 18 نومبر 2021ء، 12 ربیع الثانی 1443ھ | قیمت 10 روپے | شمارہ نمبر 350

رواں سال میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی کارکردگی

وفاقی محتسب کا ادارہ اسلام آباد میں 1983ء سے کام کر رہا ہے جب کہ چاروں صوبوں اور مختلف شہروں میں قائم کیے گئے اس کے 13 علاقائی دفاتر بھی جلد انصاف فراہم کرنے اور وفاقی حکومت کے دو سو سے زائد اداروں کی بدانتظامی، نااہلی اور کاہلی کے سبب عام افراد سے ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف شکایات کا ازالہ کرنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اسے ایشیاء میں پہلا ادارہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہاں وکیل کی ضرورت ہے نہ فیس کی، نہ ہی کسی اور نوعیت کے اخراجات کی۔ شکایت کنندہ سادہ کاغذ پر بذریعہ ڈاک یا آن لائن درخواست دے سکتا ہے، جس پر 24 گھنٹوں کے اندر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 60 دن کے اندر ہر شکایت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

بلاشبہ یہ امر وفاقی محتسب کے ادارے پر لوگوں کے اعتماد کا مظہر ہے کہ سال 2020ء میں انصاف کے حصول کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں وفاقی اداروں کے خلاف ایک لاکھ 33 ہزار 521 شکایات درج ہوئیں، جن میں سے ایک لاکھ 30 ہزار 112 شکایات کے فیصلے کیے گئے۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے قیام سے لے کر اب تک کی 38 سالہ تاریخ میں کسی ایک سال میں یہ سب سے زیادہ شکایات اور سب سے زیادہ فیصلے ہیں۔ وفاقی محتسب کے فیصلوں کے بعد شعبہ عمل درآمد (Implementation Wing) کی طرف سے ان فیصلوں پر عمل درآمد کی باقاعدہ نگرانی کی گئی جس کے باعث فیصلوں پر عمل درآمد کی شرح 99.6 فیصد رہی جب کہ فیصلوں پر نظرثانی اور صدر پاکستان کو اپیلوں کی شرح 0.24 فیصد سے بھی کم رہی۔

رواں سال 2021ء بھی کرونا کے سبب دفاتر میں کام متاثر ہونے کے باوجود وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے متعارف کرائی گئی نئی حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کے بھرپور استعمال کے باعث اب تک یعنی گزشتہ 10 ماہ کے دوران 90 ہزار سے زائد شکایات رجسٹرڈ ہو چکی ہیں جن میں سے 84 ہزار سے زائد کے فیصلے کیے جا چکے ہیں جب کہ بقایا شکایات پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں سے 18315 شکایات آن لائن (ویب سائٹ، موبائل ایپ) کے ذریعے جب کہ 12492 "مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام" کے تحت موصول ہوئیں۔ واضح رہے کہ وفاقی محتسب نے اس مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت وفاقی حکومت کے تمام اداروں کو اپنے کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ منسلک کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ اب تک 188 سے زائد وفاقی اداروں کو اس نظام کے ساتھ منسلک کیا جا چکا ہے جبکہ باقی اداروں کو بھی منسلک کیا جا رہا ہے۔۔۔۔ اس نظام کے تحت کسی بھی وفاقی ادارے میں موصول ہونے والی شکایت اگر 30 دن کے اندر حل نہ ہو تو وہ ایک خودکار نظام کے تحت وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے سسٹم میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس پر یہاں کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر شکایات بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں اور سوئی گیس کے علاوہ نادرا، پاکستان پوسٹ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، پاکستان پوسٹ، اسٹیٹ لائف انشورنس، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (احساس) اور ای او بی آئی کے خلاف آئیں جن میں سے اکثر شکایات پر فریقین کی رضامندی سے عمل درآمد بھی ہو گیا۔ وفاقی محتسب نے

شکایت کنندگان کو ان کے گھر کے قریب انصاف فراہم کرنے کے Outreah Complaint Resolution کے نام سے ایک پروگرام شروع کر رکھا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب کے تفتیشی افسران خود تحصیل اور ضلعی ہیڈکوارٹرز جا کر عوام الناس کو ان کے گھروں کے قریب مفت اور فوری انصاف فراہم کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت اب تک اس سال 6360 شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے۔

بیرونی ممالک میں مقیم 95 لاکھ سے زائد پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں "کمشنر برائے اوورسیز پاکستانیز" کے نام سے ایک شعبہ الگ سے بھی کام کر رہا ہے جس کی رپورٹ کے مطابق بیرونی ممالک میں قائم پاکستانی مشنز اور سفارتخانوں نے گزشتہ 10 ماہ میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی 11 ہزار سے زائد شکایات پر کارروائی کی اور پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر قائم کیے گئے "یکجا سہولیاتی مراکز" پر 27376 شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا جب کہ "سہولیاتی کمشنر" کے دفتر میں براہ راست 590 شکایات موصول ہوئیں جن پر بروقت کارروائی کر کے اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل حل کیے گئے۔ واضح رہے کہ شکایات کی یہ تعداد پہلے بیان کی گئی عمومی شکایات کی تعداد کے علاوہ ہے۔ اسی طرح "قومی کمشنر برائے اطفال" کے نام سے ایک اور الگ شعبہ سینئر ایڈوائزر اعجاز احمد قریشی کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے جو بچوں کے مسائل کے حل کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتا ہے اور یونیسف کے تعاون سے بچوں کے مسائل اور سائبر کرائمز کے حوالے سے پروگرام ترتیب دیتا رہتا ہے جن میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو مدعو کیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے ہر سال اپنے ادارے کی سالانہ رپورٹ صدر پاکستان اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو پیش کی جاتی ہے۔ سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب کی ذمہ داری لگائی ہوئی ہے کہ جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں کو سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی طرف سے تیار کی گئی سفارشات پر عمل درآمد بھی یقینی بنایا جائے چنانچہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کو اس سال بھی 3 سہ ماہی رپورٹیں پیش کی جا چکی ہیں اور یوں سپریم کورٹ کو پیش کی جانے والی رپورٹوں کی کل تعداد 9 ہو چکی ہے۔ رپورٹ تیار کرنے سے قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز خود چاروں صوبوں میں جا کر چیف سیکرٹریز، آئی جی جیل خانہ جات اور دیگر متعلقہ حکام سے میٹنگ کرتے ہیں جس سے ملک بھر کی جیلوں میں بہت بہتری آئی ہے۔

جون 2021ء میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں صدر پاکستان ڈاکٹر عارف علوی کی آمد کے موقع پر ایک خصوصی بریفنگ کے دوران انہیں بتایا گیا کہ لوگوں کو مفت انصاف فراہم کرنے کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی طرف سے کئی نئے اقدام بھی اٹھائے گئے ہیں جن میں علاقائی دفاتر کھولنے اور دور دراز کے علاقوں مثلاً سبی، خضدار، لورالائی میں نئے "شکایات سیل" کا قیام بھی شامل ہے تاکہ لوگ اپنے قریب ترین دفتر میں شکایات داخل کر کے فوری انصاف حاصل کر سکیں۔ مختلف مسائل کے حل کے لئے سی ڈی اے، پی ایچ اے، فیڈرل گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ اتھارٹی، آئی سی ٹی ایڈمنسٹریشن، منسٹری آف اوورسیز پاکستانیز، نیشنل سیونگز اور دیگر اداروں کے سربراہوں سے میٹنگز کے علاوہ بچوں کے حوالے سے سائبر کرائمز کے خلاف کئی میٹنگز کی گئیں۔ تعمیراتی منصوبوں میں تاخیر اور عوامی مفاد میں کئی دیگر معاملات کا

از خود نوٹس لیا گیا۔ صدر پاکستان نے نہ صرف ادارے کی کارکردگی کو سراہا بلکہ بڑے پرزور الفاظ میں وفاقی محتسب کی تحسین کرتے ہوئے اس ادارے کو مزید وسعت دینے کی خواہش کا اظہار کیا اور میڈیا کے ذریعے عام لوگوں کو اس ادارے کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حال ہی میں شائع ہونے والی وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے قیام 1983ء سے لے کر 2021ء تک اس کی کارکردگی پر مبنی رپورٹ کے مطابق 1984ء میں یہاں 37697 شکایات کا اندراج ہوا تھا، جو رفتہ رفتہ بڑھتے ہوئے موجودہ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی آمد پر 2017ء میں 83457 تک جا پہنچا۔ پچھلے برس یعنی 2020ء میں 133521 شکایات کا اندراج ہوا اور گزشتہ چار برسوں میں شکایات کی کل تعداد 361138 تھی جن میں سے 355713 شکایات کا ازالہ کیا گیا اور یہ سب ٹیم کی انتھک محنت اور مربوط آگاہی مہم کی بدولت ہوا۔

یہاں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے فیصلوں کے نتیجے میں شکایت کنندگان کو فراہم کیے گئے انصاف کے حوالے سے چند کیسوں کا حوالہ دینا غیر ضروری نہ ہوگا مثلاً اس سال کے اوائل میں وفاقی محتسب کے احکامات پر ادارہ ادویات پاکستان کے 63 ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کی گئی۔ اسی طرح پاک پی ڈبلیو ڈی نے دوران ملازمت وفات پانے والے ملازم کی بیوہ کو وزیراعظم پیکج کے تحت 55 لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ لودھراں کے ایک گاؤں کو بجلی فراہم کرنے میں تاخیر پر MEPCO کے خلاف نوٹس لیتے ہوئے 45 دن میں پورے گاؤں کو بجلی فراہم کرائی گئی۔ ایف بی آر نے شکایت گزار کمپنی کے مالک کو وفاقی محتسب کی مداخلت پر ٹیکس کے بقایا پونے چھ کروڑ سے زائد رقم ادا کی۔ پاکستان پوسٹ سے ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی کو 88 لاکھ روپے کے بقایاجات ادا کروائے گئے۔ نیب سے ایک فرم کے مالک کو چھ سال پرانی ساڑھے 14 لاکھ کی ادائیگی کرائی گئی۔ این ٹی ڈی سی نے ایک پراجیکٹ کے تحت جام شورو سے رحیم یار خان تک ہائی ٹینشن لائن نصب کی تھی جس سے متاثر ہونے والی فصلوں کے مالکان کو گزشتہ تین سال سے ادائیگی میں تاخیر کی جا رہی تھی۔ مئی 2021ء میں وفاقی محتسب کی مداخلت پر 60 زمین مالکان کو متعلقہ محکمے کی طرف سے فصلوں کا معاوضہ ادا ہوا۔

کچھ روز قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے گزشتہ دس ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے تمام انویسٹی گیشن آفیسرز کو ہدایت جاری کی ہیں کہ 15 دسمبر تک 45 دن سے زیادہ والی کوئی شکایت زیر التواء نہیں رہنی چاہیے نیز 48 گھنٹوں کے اندر اندر متعلقہ ادارے کو دیئے گئے وقت کے مطابق رپورٹ کے حصول کو یقینی بنایا جائے تاکہ سال کے اختتام تک زیادہ سے زیادہ شکایت کنندگان کے معاملات نمٹا کر انہیں انصاف فراہم کیا جا سکے۔

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت
HARB E BAQA
ABC CERTIFIED
روزنامہ حرب بقاء کوئٹہ

رواں سال میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی شاندار کارکردگی

رواں سال 2021ء بھی کرونا کے سبب دفاتر میں کام متاثر ہونے کے باوجود وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے متعارف کرائی گئی نئی حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کے بھرپور استعمال کے باعث اب تک یعنی گزشتہ 10 ماہ کے دوران 90 ہزار سے زائد شکایات رجسٹرڈ ہو چکی ہیں جن میں سے 84 ہزار سے زائد کے فیصلے کیے جا چکے ہیں جب کہ بقایا شکایات پر کارروائی جاری ہے۔

وفاقی محتسب کا ادارہ اسلام آباد میں 1983ء سے کام کر رہا ہے جب کہ چاروں صوبوں اور مختلف شہروں میں قائم کیے گئے اس کے 13 علاقائی دفاتر بھی جلد انصاف فراہم کرنے اور وفاقی حکومت کے دو سو سے زائد اداروں کی بدانتظامی، نااہلی اور کاہلی کے سبب عام افراد سے ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف شکایات کا ازالہ کرنے میں شب و روز کوشاں ہیں۔ اسے ایشیاء میں پہلا ادارہ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ یہاں وکیل کی ضرورت ہے نہ فیس کی، نہ ہی کسی اور نوعیت کے اخراجات کی۔ شکایت کنندہ سادہ کاغذ پر بذریعہ ڈاک یا آن لائن درخواست دے سکتا ہے، جس پر 24 گھنٹوں کے اندر کارروائی شروع ہو جاتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 60 دن کے اندر ہر شکایت کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔

بلاشبہ یہ امر وفاقی محتسب کے ادارے پر لوگوں کے اعتماد کا مظہر ہے کہ سال 2020ء میں انصاف کے حصول کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں وفاقی اداروں کے خلاف ایک لاکھ 33 ہزار 521 شکایات درج ہوئیں، جن میں سے ایک لاکھ 30 ہزار 112 شکایات کے فیصلے کیے گئے۔ وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے قیام سے لے کر اب تک کی 38 سالہ تاریخ میں کسی ایک سال میں یہ سب سے زیادہ شکایات اور سب سے زیادہ فیصلے ہیں۔ وفاقی محتسب کے فیصلوں کے بعد شعبہ عمل درآمد Implementation Wing) کی طرف سے ان فیصلوں پر عمل درآمد کی باقاعدہ نگرانی کی گئی جس کے باعث فیصلوں پر عمل درآمد کی شرح 99.6 فیصد رہی جب کہ فیصلوں پر نظرثانی اور صدر پاکستان کو اپیلوں کی شرح 0.24 فیصد سے بھی کم رہی۔

رواں سال 2021ء بھی کرونا کے سبب دفاتر میں کام متاثر ہونے کے باوجود وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے متعارف کرائی گئی نئی حکمت عملی اور جدید ٹیکنالوجی کے بھرپور استعمال کے باعث اب تک یعنی گزشتہ 10 ماہ کے دوران 90 ہزار سے زائد شکایات رجسٹرڈ ہو چکی ہیں جن میں سے 84 ہزار سے زائد کے فیصلے کیے جا چکے ہیں جب کہ بقایا شکایات پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں سے 10315 شکایات آن لائن (ویب سائٹ، موبائل ایپ) کے ذریعے جب کہ 12402 "مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام" کے تحت موصول ہوئیں۔ واضح رہے کہ وفاقی محتسب نے اس مربوط کمپیوٹرائزڈ نظام کے تحت وفاقی حکومت کے تمام اداروں کو اپنے کمپیوٹرائزڈ نظام کے ساتھ منسلک کرنے کی ہدایت کر رکھی ہے۔ اب تک 188 سے زائد وفاقی اداروں کو اس نظام کے ساتھ منسلک کیا جا چکا ہے جبکہ باقی اداروں کو بھی منسلک کیا جا رہا ہے...... اس نظام کے تحت کسی بھی وفاقی ادارے میں موصول ہونے والی شکایت اگر 30 دن کے اندر حل نہ ہو تو وہ ایک خودکار نظام کے تحت وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے سسٹم میں منتقل ہو جاتی ہے اور اس پر یہاں کارروائی شروع ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر شکایات بجلی تقسیم کرنے والی کمپنیوں اور سوئی گیس کے علاوہ نادرا، پاکستان پوسٹ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، پاکستان بیت المال، پاکستان ریلوے، پاکستان پوسٹ، اسٹیٹ لائف انشورنس، بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (احساس) اور ای او بی آئی کے خلاف تھیں جن میں سے اکثر شکایات پر فریقین کی رضامندی سے عمل درآمد بھی ہو گیا۔ وفاقی محتسب نے شکایت کنندگان کو ان کے گھر کے قریب انصاف فراہم کرنے کے لئے Complaint Outreach Resolution کے نام سے ایک پروگرام شروع کر رکھا ہے جس کے تحت وفاقی محتسب کے تفتیشی افسران خود تحصیل اور ضلعی ہیڈکوارٹرز جا کر عوام الناس کو ان کے گھروں کے قریب سستا اور فوری انصاف فراہم کر رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت اب تک اس سال 6360 شکایات کا ازالہ کیا جا چکا ہے۔

بیرونی ممالک میں مقیم 95 لاکھ سے زائد پاکستانیوں کے مسائل کے حل کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں "سہولتی کمشنر برائے اوورسیز پاکستانیز" کے نام سے ایک شعبہ الگ سے بھی کام کر رہا ہے جس کی رپورٹ کے مطابق بیرونی ممالک میں قائم پاکستانی مشنز اور سفارت خانوں نے گزشتہ 10 ماہ میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی 11 ہزار سے زائد شکایات پر کارروائی کی اور پاکستان کے تمام بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر قائم کیے گئے "یکجا سہولیاتی مرکز" پر 27376 شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا جب کہ "سہولیاتی کمشنر" کے دفتر میں براہ راست 590 شکایات موصول ہوئیں جن پر بروقت کارروائی کر کے اوورسیز پاکستانیوں کے مسائل حل کیے گئے۔ واضح رہے کہ شکایات کی یہ تعداد پہلے بیان کی گئی عمومی شکایات کی تعداد کے علاوہ ہے۔ اسی طرح "قومی کمشنر برائے اطفال" کے نام سے ایک اور الگ شعبہ سینئر ایڈوائزر اعجاز احمد قریشی کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے جو بچوں کے مسائل کے حل کے لئے ہمہ وقت سرگرم عمل رہتا ہے اور یونیسف کے تعاون سے بچوں کے مسائل اور سائبر کرائمز کے حوالے سے پروگرام ترتیب دیتا رہتا ہے جن میں تمام اسٹیک ہولڈرز کو مدعو کیا جاتا ہے۔ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی طرف سے ہر سال اپنے ادارے کی سالانہ رپورٹ صدر پاکستان اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو پیش کی جاتی ہے۔ سپریم کورٹ نے وفاقی محتسب کی ذمہ داری لگائی ہوئی ہے کہ جیلوں کی اصلاح اور قیدیوں کو سہولیات فراہم کرنے کے حوالے سے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی طرف سے تیار کی گئی سفارشات پر عمل درآمد بھی یقینی بنایا جائے چنانچہ اس سلسلے میں سپریم کورٹ کو اس سال بھی 3 سہ ماہی رپورٹس پیش کی جا چکی ہیں اور یوں سپریم کورٹ کو پیش کی جانے والی رپورٹوں کی کل تعداد 9 ہو چکی ہے۔ رپورٹ تیار کرنے سے قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز خود چاروں صوبوں میں جا کر چیف سیکرٹریز، آئی جی جیل خانہ جات اور دیگر متعلقہ حکام سے میٹنگ کرتے ہیں جس سے ملک بھر کی جیلوں میں بہت بہتری آئی ہے۔

جون 2021ء میں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ میں صدر پاکستان ڈاکٹر عارف علوی کی آمد کے موقع پر ایک خصوصی میٹنگ کے دوران انہیں بتایا گیا کہ لوگوں کو مفت انصاف فراہم کرنے کے لئے وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کی طرف سے کئی نئے اقدام بھی اٹھائے گئے ہیں جن میں علاقائی دفاتر کھولے اور دور دراز کے علاقوں مثلاً سبی، خضدار، لورالائی میں نئے "شکایات سیل" کا قیام بھی شامل ہے تاکہ لوگ اپنے قریب ترین دفتر میں شکایات داخل کر کے فوری انصاف حاصل کر سکیں۔ مختلف مسائل کے حل کے لئے سی ڈی اے، پی ایچ اے، فیڈرل گورنمنٹ ایمپلائز ہاؤسنگ اتھارٹی، ہائی سی ڈی اے، منسٹری آف اوورسیز پاکستانیز، نیشنل ہیلتھ اور دیگر اداروں کے سربراہوں سے میٹنگز کے علاوہ بچوں کے حوالے سے سائبر کرائمز کے خلاف کئی میٹنگز کی گئیں۔ تعمیراتی منصوبوں میں تاخیر اور عوامی شکایات کی دیگر معاملات کا ازخود نوٹس لیا گیا۔ صدر پاکستان نے نہ صرف ادارے کی کارکردگی کو سراہا بلکہ بڑے پرزور الفاظ میں وفاقی محتسب کی تحسین کرتے ہوئے اس ادارے کو مزید وسعت دینے کی خواہش کا اظہار کیا اور میڈیا کے ذریعے عام لوگوں کو اس ادارے کے بارے میں آگاہی فراہم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ حال ہی میں شائع ہونے والی وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے قیام 1983ء سے لے کر 2021ء تک اس کی کارکردگی پر مبنی رپورٹ کے مطابق 984 میں یہاں 37697 شکایات کا اندراج ہوا تھا، جو رفتہ رفتہ بڑھتے ہوئے موجودہ وفاقی محتسب سید طاہر شہباز کی آمد پر 2017ء میں 83457 تک جا پہنچا۔ پچھلے برس یعنی 2020ء میں 133521 شکایات کا اندراج ہوا اور گزشتہ چار دہ

سوں میں شکایات کی کل تعداد 361139 بنتی ہے جن میں سے 355713 شکایات کا ازالہ کیا گیا اور یہ سب کچھ نئی حکمت عملی اور مربوط آگاہی مہم کی بدولت ہوا۔

یہاں وفاقی محتسب سیکرٹریٹ کے فیصلوں کے نتیجے میں شکایت کنندگان کو فراہم کیے گئے انصاف کے حوالے سے چند کیسوں کا حوالہ بے جا نہ ہوگا مثلاً اس سال کے اوائل میں وفاقی محتسب کے احکامات پر اکادمی ادبیات پاکستان کے 63 ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن کی ادائیگی کی گئی۔ اسی طرح پاک پی ڈبلیو ڈی نے دوران ملازمت وفات پانے والے ملازم کی بیوہ کو وزیراعظم پیکج کے تحت 55 لاکھ روپے کی رقم ادا کی۔ ادھر ایک بیوہ کو بجلی فراہم کرنے میں ناکامی پر MEPCO کے خلاف نوٹس لیتے ہوئے 45 دن میں بیوہ کو بجلی فراہم کرائی گئی۔ ایف بی آر نے شکایت گزار کمپنی کے مالک کو وفاقی محتسب کی مداخلت پر ٹیکس کے بقایا جات چھ کروڑ سے زائد رقم ادا کی۔ پاکستان پوسٹ سے ایک ایڈورٹائزنگ ایجنسی کو 88 لاکھ روپے کے بقایاجات ادا کرائے گئے۔ نیب سے ایک فرم کے مالک کو چھ سال پرانی ساڑھے 19 لاکھ کی ادائیگی کرائی گئی۔ این ٹی ڈی سی نے ایک پراجیکٹ کے تحت ماہی شورے رحیم یار خان تک ہائی ٹینشن لائن نصب کی تھی جس سے متاثر ہونے والی فصلوں کے مالکان کو گزشتہ تین سال سے ادائیگی میں تاخیر کی جا رہی تھی۔ مئی 2021ء میں وفاقی محتسب کی مداخلت پر 60 زمین مالکان کو متعلقہ محکمے کی طرف سے فصلوں کا معاوضہ ادا ہوا۔

کچھ روز قبل وفاقی محتسب سید طاہر شہباز نے گزشتہ دس ماہ کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے تمام انویسٹی گیشن آفیسرز کو ہدایت جاری کی ہیں کہ 15 دسمبر تک 45 دن سے زیادہ والی کوئی شکایت زیر التواء نہ رہے، تمام ڈیل ہاتھ 48 گھنٹوں کے اندر اندر متعلقہ ادارے کو لکھ کر دیے جائیں، وقت کے مطابق رپورٹ کے حصول کو یقینی بنایا جائے تاکہ سال کے اختتام تک زیادہ سے زیادہ شکایت کنندگان کے معاملات نمٹا کر انہیں انصاف فراہم کیا جا سکے۔

☆---☆---☆---☆

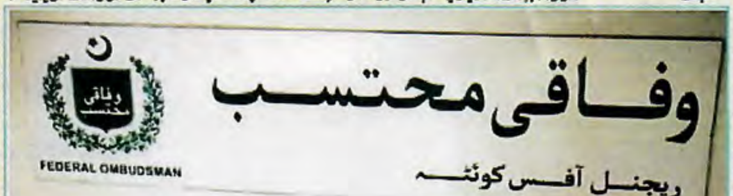

شیراز ہند کے جناب سید طاہر شہباز شاہ

عنایات
آصف عنایت
asifinayat111@gmail.com

میرے ایک دوست آغا سہیل مجھے کہتے ہیں کہ آپ کی تحریروں میں گوجرانوالہ یا اس شہر کے باسیوں کا اکثر تذکرہ ملتا ہے۔ دراصل جنم بھومی یا جائے پیدائش حسب نسب کے بعد انسان کا دوسرا دائمی تعارف ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے اجداد اور آبائی شہر سے سب محبت رکھتے ہیں کچھ لوگ دنیا میں آکر ایسا لافانی کردار ادا کرتے ہیں کہ شہر، خاندان اور وطن کی پہچان بن جایا کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ کی تاریخ بہت بڑا موضوع ہے جو کبھی سکھ حکومت شیخوپورہ کا دارالحکومت بھی رہا ہے۔ جس میں حافظ آباد شیخوپورہ بھی شامل رہے ہیں مگر آج یا آزادی کے بعد کی بات کرتے ہیں۔ معروف لکھاری کرنل محمد خان گوجرانوالہ کو شیراز ہند کہتے ہیں۔ ان کے بقول ایرانی ادبا، مصنفین، دانشور، گوجرانوالہ کو شیراز ہند کا نام دیتے ہیں کیونکہ ایران میں ادبی علمی اعتبار سے سب سے زیادہ شخصیات شیراز میں پیدا ہوئیں۔ یوں تو گوجرانوالہ پہلوانوں کے شہر سے جانا جاتا ہے جبکہ صنعتکاری، تجارت بھی بہترین تعارف ہے۔ برصغیر کا یہ واحد شہر ہے جو اپنے افراد کی وجہ سے مشہور تھا پھر افراد کی جگہ صنعتوں، کاروبار و دیگر شعبہ جات نے بھی لے لی۔ شاعر، ادیب، فنکار، پہلوان حتیٰ کہ آج کی دنیا جنہیں انڈر ورلڈ کہتی ہے ایسے دشمن دار لوگ بھی یہاں موجود رہے مگر وضع دار، بہادری، دوست نوازی یہاں کے باسیوں کا طرۂ امتیاز رہا۔

سیاست کے حوالے سے بھی گوجرانوالہ قابل ذکر کردار ادا کرتا رہا ہے جبکہ فلاحی کاموں میں بھی بہت مثالیں ہیں جیسا کہ کالم نگار محمد سلمان کھوکھر ایڈووکیٹ کے خاندان کے لوگوں نے تعلیمی اداروں کے جال بچھا دیے۔ بابو عطا محمد (جن کی جگہ پر عطا محمد سکول ہے) گورنر دین محمد جو جسٹس بھی رہے ارشد میر اور شیخ محمد اسلم معروف وکلاء اور دانشور کہتے تھے کہ "اگر" جسٹس دین محمد کا بیٹا معظم بیرسٹر کار حادثہ میں جاں بحق نہ ہوتا جو جسٹس جاوید اقبال کا کلاس فیلو تھا تو گوجرانوالہ کی سیاسی تاریخ مختلف ہوتی۔ افسوس کہ گوجرانوالہ جتنا بڑا شہر جتنے عمدہ دل والے لوگ تھے سیاسی طور پر ملکی سطح پر حتیٰ کہ پنجاب کی سطح پر بھی سیاسی نمائندگی نہ کر سکا۔ بغض، حسد، کینہ، غیبت کے سیاسی جبل جہالت کے آسیب نے شہر میں سیاسی ارتقا کو معطل کیے رکھا۔ حد یہ ہے کہ طاقتور اور خوبصورت خاندان کے خاندان اس کی چوٹی پر اپنی قربت کا جھنڈا گاڑنے کے لیے سیاسی دشمنی کی بھینٹ چڑھے جو جیلوں کے بعد قبرستان میں پہنچ گئے۔ مگر الحمدللہ بیوروکریسی و دیگر شعبوں سے وابستہ لوگوں، فنکاروں نے کمی کو خوب پورا کیا اور اہل شہر کی عزت افزائی کی جن میں سہیل احمد عزیزی، بشریٰ انصاری، عابد خان، ببو برال، امان اللہ، غلام علی خان، فلم ساز شہزاد رفیق نے نمایاں کردار ادا کیا۔ بیوروکریسی میں انور زاہد چیف سیکرٹری پنجاب احمد ذکی، جناب میاں عبدالستار کے بیٹے سعید اختر انصاری، وحید اختر انصاری نے بھرپور نمائندگی کی۔ اب آتے ہیں شیراز ہند (گوجرانوالہ) کے ماتھے کے جھومر جناب سید طاہر شہباز شاہ کی طرف مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ شاہ صاحب کا میں محلے دار بلکہ گلی محلے دار ہوں۔ یونیورسٹی میں روم میٹ ہوں اور ہماری خاندانی حسبی نسبی نیاز مندی ہے۔ شاہ صاحب کی زندگی کی شروعات بھی ہر بڑے آدمی کی طرح ہوئیں جنہوں نے پہلے قدم سے لے کر وفاقی محتسب اعلیٰ پاکستان کے سفر تک ہر قدم صرف اللہ کے فضل اور اپنی اہلیت کے بل بوتے پر اٹھایا۔ اب جب مڑ کر دیکھیں تو ایک لازوال داستان اللہ کے فضل سے شاہ صاحب کی کہانی بن چکی ہے۔

شاہ صاحب نے گورنمنٹ کالج سے گریجویشن، پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ تعلیم کے دوران ڈاکٹر علی شریعتی پر شہرہ آفاق مقالہ لکھا۔

شاہ صاحب نے سی ایس ایس کا امتحان دیا اور وطن عزیز میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ شاہ صاحب پہلے دن سے عزت دار تھے مگر دنیاداری میں سرکاری سطح کی عزت کی صورت سرکاری عہدہ ملا۔ دیانت، صداقت، شرافت، امانت کی آخری ڈگریاں شاہ صاحب کی ذات میں شامل رہیں۔ شاہ صاحب کسی بھی بیوقوف، احمق، ڈھونس، کم ظرف، کینہ پرور، بغض پرور کو دیکھ کر غصہ نہیں کرتے بلکہ انجوائے کرتے اور اس کی خیر کی دعا کرتے۔ اس پر ترس کھاتے کہ یہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہے۔ شاہ صاحب سمجھتے ہیں کہ دیانت داری صرف تختی اور ریلیف روکنا نہیں حق دار کو حق اور ریلیف دینا بھی دیانت داری ہے مگر لوگ تختی کو دیانتدار سمجھتے ہیں۔

ایک غیر جانبدار فکر کے مالک ہیں۔ شاہ صاحب کو سی ایس ایس کے انٹرویو میں گورنر عتیق الرحمٰن نے ایک سوال کیا کہ اگر ڈپٹی کمشنر کہے کہ فلاں ملزم کی ضمانت لے لو تو آپ کیا کریں گے؟ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میں ضمانت کی درخواست منظور کر لوں گا گورنر نے دوسرا سوال کیا کہ اگر وہ کہے کہ آپ فلاں کو انتخابات میں کامیابی دلوا دیں تو آپ کیا کریں گے؟ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ میں انکار کروں گا۔ پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین گورنر عتیق نے کہا کہ کمال ہے آپ کو وہ ضمانت کا کہتا ہے تو آپ لے لیتے ہیں اور انتخابات جتوانے کا کہتا ہے تو انکار کر دیتے ہیں؟ وجہ؟ شاہ صاحب نے کہا کہ ضمانت صوابدید ہے اور انفرادی مسئلہ ہے اور پھر مقدمہ کا حتمی فیصلہ بھی نہیں ہے جبکہ انتخابات میں حکومتی مشینری سے کسی ناکام کو کامیاب کروا دینا اجتماعی مسئلہ ہے۔ اور یہ بددیانتی معاشرت پر منفی اثرات ڈالے گی۔ شاہ صاحب کے ساتھ گورنر نے الگ سے گپ شپ کی۔

شاہ صاحب کو ریٹائرڈ جنرل عتیق الرحمٰن نے مشغلہ پوچھا تو جواب دیا Reading کتابیں پڑھنا وہ کہنے لگے کہ یہ تو بہت وسیع موضوع ہے۔ شاہ صاحب کہنے لگے یہی میرا مشغلہ اور شوق ہے اس نے کہا کہ کوئی خاص موضوع کی کتابیں؟ شاہ صاحب نے کہا ہر موضوع پر گورنر نے چند غیر معمولی کتابوں کا تذکرہ کیا شاہ صاحب نے چند لائنوں میں تجزیہ کر دیا اپنا اختلاف اور متفق ہونا بتایا گورنر عتیق دیکھتے رہ گئے۔

شاہ صاحب کے مزاج میں سنجیدگی، متانت، علمیت، حساسیت، الفاظ کا چناؤ اور جگلبندی، بذلہ سنجی، حس مزاح، فی البدیع مکالمہ ادائیگی، الفاظ کا زیر و بم اور روانی قلزم کو مات دے دیتی ہے۔ شاہ صاحب CDA کے چیئرمین تھے اس وقت تقریباً بلکہ کم از کم 4/5 کروڑ روپے کا پلاٹ معمول کے مطابق شاہ صاحب کی خدمت میں CDA کی طرف سے پیش ہوا جو شکریہ کے ساتھ واپس کیا۔ ساتھ حکم صادر کیا کہ آئندہ بھی کسی کو نہ دیا جائے۔

بہرحال اپنے کیریئر کے دوران نارووال، صادق آباد میں اسسٹنٹ کمشنر، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ میں ڈپٹی اور سیکرٹری، ڈپٹی کمشنر، کراچی بلدیہ ایڈمنسٹر رہے۔ سی ڈی اے کے چیئرمین وفاقی سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ، رجسٹرار سے سپریم کورٹ، وفاقی محتسب اعلیٰ پاکستان اور نہ جانے کن کن عہدوں پر تعینات رہے مگر ان کے کردار پر کوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ پہلے سول سروسز کے آفیسر ہیں جو سپریم کورٹ کے رجسٹرار رہے۔ وفاقی محتسب اعلیٰ پاکستان اور ایشیا کے محتسب اعلیٰ کی یونین کے صدر ہیں۔ شیراز ہند (گوجرانوالہ) جناب سید طاہر شہباز نے ہر عہدہ نبھایا۔ ایک لمحہ پچھتاوے، انتقام، احساس کمتری یا احساس برتری کا نہیں۔ ایک دیا لو اور حقیقی سید بادشاہ ہیں جنہوں نے گوجرانوالہ کے عظیم باسیوں کی روایت قائم رکھی نہ کہ سیاست، امارت میں دراندازی کرنے والوں کی طرح حسد، بغض اور کینہ میں مبتلا ہوئے۔ سیاسی اعتبار سے گوجرانوالہ وہ مقام حاصل نہ کر سکا جو اس کا حق تھا جتنا اس میں Potentical تھا مگر بیوروکریسی و دیگر شعبے میں آنے والے لوگوں نے شیراز ہند (گوجرانوالہ) کا خوب مان رکھا اور ایک نیک نامی سے روشناس کروایا جناب سید طاہر شہباز شاہ نے بڑے بڑے عہدوں پر خدمت خلق اور عوام کی حقیقی نوکری، جوں جوں عہدے بڑھتے گئے شاہ صاحب میں عجز و انکساری، زہد و تقویٰ، انسان دوستی مزید گھر کرتی چلی گئی۔ اللہ کریم سلامت رکھے شاہ صاحب شیراز ہند (گوجرانوالہ) کے ماتھے کا جھومر ہیں۔

روزنامہ مشرق۔ کوئٹہ

18-01-2021

وفاقی محتسب کو گزشتہ 10 ماہ میں 90 ہزار سے زائد شکایات موصول

84 ہزار سے زائد کے فیصلے کئے جا چکے، گزشتہ سال ایک لاکھ 30 ہزار 112 شکایات کا ازالہ کیا گیا

وکیل کی ضرورت ہے نہ فیس کی، شکایت کنندہ سادہ کاغذ پر بذریعہ ڈاک یا آن لائن درخواست دے سکتا ہے

وئٹہ (سٹی رپورٹر) رواں سال میں وفاقی محتسب
لرٹریٹ کی کارکردگی رپورٹ جاری کردی گئی
پورٹ کے مطابق وفاقی محتسب کا ادارہ اسلام آباد
ں 1983ء سے کام کررہا ہے جب کہ چاروں
وبوں اور مختلف شہروں میں قائم کیئے گئے اس کے
14 علاقائی دفاتر بھی جلد انصاف فراہم کرنے اور و

ہزار 112 شکایات کے فیصلے کئے گئے۔ وفاقی
محتسب سیکرٹریٹ کے قیام سے لے کر اب تک کی
38 سالہ تاریخ میں کسی ایک سال میں یہ سب سے
زیادہ شکایات اور سب سے زیادہ فیصلے ہیں فیصلوں
پر عمل درآمد کی شرح 99.6 فیصد رہی اب تک یعنی
گزشتہ 10 ماہ کے دوران 90 ہزار سے زائد شکا

یات رجسٹرڈ ہو چکی ہیں جن میں سے 84 ہزار سے
زائد کے فیصلے کئے جا چکے ہیں جب کہ بقایا شکایات
پر کارروائی جاری ہے۔ ان میں سے 18315
شکایات آن لائن (ویب سائٹ، موبائل ایپ)
کے ذریعے جب کہ 12492 "مربوط کمپیوٹرائزڈ